بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

ہمارا رب کیسا سخی ہے کہ اس نے ہمیں دو دو عیدیں دی ہیں

احمدی تو سب سے زیادہ خاتم النبیین کے مقام کا ادراک رکھتے ہیں اور یہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں جو طاقت ہے اس کے قریب بھی یہ لوگ پھٹک نہیں سکتے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 31/جولائی 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج صبح ہم نے عید بھی پڑھی ہے اور آج جمعہ بھی ہے جب عید اور جمعہ ایک دن جمع ہو جائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ملتا ہے کہ جو لوگ چاہیں جمعہ کے بجائے ظہر کی نماز ادا کر لیں اس کی اجازت ہے مگر ساتھ ہی آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ ہم تو جمعہ پڑھیں گے۔ آپؐ نے جمعہ پڑھا تھا اس لئے میں نے امیر صاحب کو اس کی روشنی میں یہی کہا تھا کہ جو ظہر کی نماز پڑھنا چاہیں بیشک ظہر کی نماز باجماعت پڑھ لیں اور جمعہ نہ پڑھیں لیکن ہم یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کی پیروی میں آج جمعہ پڑھ رہے ہیں۔

حضرت مصلح موعود کے زمانے میں اسی طرح ایک دفعہ عید الاضحیٰ بھی آئی اور جمعہ بھی تو مختلف لوگوں نے اپنی دلیلیں پیش کیں کہ ظہر کی نماز پڑھنی چاہئے جمعہ نہیں ہونا چاہئے۔ آپ نے بڑا اچھا اس کا جواب دیا کہ ہمارا رب کیسا سخی ہے کہ اس نے ہمیں دو دو عیدیں دی ہیں۔ اب جس کو دو دو چُپڑی ہوئی چپاتیاں ملیں وہ ایک کو کیوں ردّ کرے گا وہ تو دونوں لے لے گا سوائے اس کے کہ اسے کوئی خاص مجبوری پیش آ جائے اور اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے کہ اگر کوئی مجبور ہو کر ظہر کی نماز پڑھ لے، جمعہ نہ پڑھے تو دوسرے کو نہیں چاہئے کہ اس پر طعن کرے اور بعض لوگ ایسے ہیں جنہیں دونوں نمازیں ادا کرنے کی توفیق ہو تو دوسرے کو نہیں چاہئے کہ ان پر اعتراض کرے اور کہے کہ انہوں نے رخصت سے فائدہ نہیں اٹھایا۔

حضور انور نے فرمایا: ہم جمعہ پڑھ رہے ہیں آج ،لیکن خطبہ مختصر دوں گا اس کے لئے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ اقتباسات لئے ہیں جن میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی بعثت کے مقصد کو بیان فرمایا ہے۔ اپنی جماعت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے اور حقیقت میں زندہ نبی ہونے کے بارے میں بھی بڑا پُر معارف ارشاد فرمایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام اور مرتبہ کو بھی بیان فرمایا ہے۔ ہمارے مخالفین ہم پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ مان کر نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کے مقام و مرتبہ کو کم کرتے ہیں۔ ہمارے مخالفین اسمبلیوں میں، پاکستان میں یہ قراردادیں پاس کروا کر بڑا فخر کر رہے ہیں کہ دیکھو ہم نے آنحضرت ﷺ کے نام کے ساتھ خاتم النبیین کے لفظ کو لکھنا لازمی قرار دے کر کیسا زبردست آپ سے محبت کا اور آپ کے مقام کا اظہار کیا ہے۔ اگر ان کے دل بھی حقیقت میں ان کی اس بات کی گواہی دے کر انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرنے والا بنا رہے ہیں تو یقیناً بڑی اچھی بات ہے لیکن ان کے عمل نے تو انہیں اس سے کوسوں دور کر دیا ہے جو تعلیم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی۔ یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے خاتم النبیین کے لفظ کو لکھنا لازمی قرار دے کر عظیم کارنامہ انجام دے دیا ہے اور احمدیوں کے راستے میں کوئی روک کھڑی کر دی ہے۔ان عقل کے اندھوں کو یہ نہیں پتا کہ احمدی تو سب سے زیادہ خاتم النبیین کے مقام کا ادراک رکھتے ہیں اور یہ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ نے دیا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں جو طاقت ہے اس کے قریب بھی یہ لوگ پھٹک نہیں سکتے۔آپ کے ہر ہر لمحہ اور عمل میں حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے عشق و محبت کا اظہار ہے کہ ان لوگوں کی سوچیں بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتیں۔اپنی بعثت کے مقصد اور سلسلہ کی ترقی کے بارے میں آپ مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔مسلمانوں کے لیے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں۔وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کامل فرمانبرداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرنا اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے۔دنیا اس کو بالکل بھول جاوے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے اس کام کو شروع کیا ہے تو اس کے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں کون ہے جو اس کو تلف کر سکے؟ یاد رکھو میرا سلسلہ اگر نری دوکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اس کی طرف سے ہے تو ساری دنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی میں یقین رکھتا

ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔

پھر اپنے اور اپنی جماعت کے کامل ایمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت کا اعلان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

میں سچ کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اور میری جماعت مسلمان ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور قرآن کریم پر اسی طرح ایمان لاتی ہے جس طرح پر ایک سچے مسلمان کو لانا چاہئے۔ میں ایک ذرہ بھی اسلام سے باہر قدم رکھنا ہلاکت کا موجب یقین کرتا ہوں اور میرا یہی مذہب ہے کہ جس قدر فیوض اور برکات کوئی شخص حاصل کر سکتا ہے اور جس قدر تقرب الی اللہ پا سکتا ہے وہ صرف صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور کامل محبت سے پا سکتا ہے ورنہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اب کوئی راہ نیکی کی نہیں۔ ہاں یہ بھی سچ ہے کہ میں ہرگز یقین نہیں کرتا کہ مسیح علیہ السلام اسی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر گئے ہوں اور اب تک زندہ قائم ہوں۔ اس لئے کہ اس مسئلہ کو مان کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سخت توہین اور بے حرمتی ہوتی ہے۔ میں ایک لحظہ کے لیے اس ہجو کو گوارا نہیں کر سکتا۔۔۔ اب اگر مسیح کی نسبت موت کا یقین کرنا یا موت کو ان کی طرف منسوب کرنا بے ادبی ہے تو پھر میں کہتا ہوں کہ آنحضرتؐ کی نسبت یہ گستاخی اور بے ادبی کیوں یقین کر لی جاتی ہے؟ مولود خواں بڑی خوش الحانی سے واقعات وفات کو ذکر کرتے ہیں اور کفار کے مقابلہ میں بھی تم بڑی کشادہ پیشانی سے تسلیم کر لیتے ہو کہ آپ نے وفات پائی۔ فرمایا پھر میں نہیں سمجھتا کہ حضرت عیسیٰ کی وفات پر کیا پتھر پڑتا ہے کہ نیلی پیلی آنکھیں کر لیتے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں تم کو سچ سچ کہتا ہوں کہ آنحضرت کے وجود کی جس قدر ضرورت دنیا اور مسلمانوں کو تھی اس قدر ضرورت مسیح کے وجود کی نہیں تھی۔ پھر آپ کا وجود باجود وہ مبارک وجود ہے کہ جب آپ نے وفات پائی تو صحابہ کی یہ حالت تھی کہ وہ دیوانے ہو گئے یہانتک کہ حضرت عمر نے تلوار میان سے نکال لی اور کہا کہ اگر کوئی آنحضرت کو مردہ کہے گا تو میں اس کا سر جدا کر دوں گا۔ اس جوش کی حالت میں حضرت ابو بکر نے سب کو اکٹھا کیا اور خطبہ پڑھا۔ اور وہاں یہ آیت بھی پڑھی کہ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنی آنحضرت ایک رسول ہیں اور آپ سے پیشتر جس قدر رسول آئے وہ سب وفات پا چکے ہیں۔ ایسی حالت اور صورت میں کہ حضرت عمر جیسا جلیل القدر صحابی اس جوش کی حالت میں ہو، ان کا غصہ فرو نہیں ہو سکتا تھا بجز اس کے کہ یہ آیت ان کی تسلی کا موجب ہوتی۔ اگر انہیں یہ معلوم ہوتا یا یہ یقین ہوتا کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں تو وہ تو زندہ ہی مر

جاتے۔اُس وقت صحابہ مدینہ کی گلیوں میں آیت پڑھتے پھرتے تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ گویا یہ آیت آج ہی اتری ہے۔اس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات پر یہ پہلا اجماع تھا جو دنیا میں ہوا اور اس حضرت مسیح کی وفات کا بھی کلی فیصلہ ہو چکا تھا۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں: وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا تھا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہوگیا، وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیا ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور ذکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔یہ اس نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ کا حقیقی ادراک عطا کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر ہم جھکنے والے ہوں اور یہی طریق ہے جو ہم اپنے عمل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو ثابت کریں گے اور اپنے دلوں میں اسے بٹھائیں گے تو ہم مخالفین کی مخالفت کا جواب دے سکیں گے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا
مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ
اللّٰہِ رحمکم اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ
لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 31th - july - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB